REGISTERED   L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی۔ | ۴ فروری ۱۹۱۰ء | نمبر ۵

مُفید کتابیں! مُفید کتابیں!! مُفید کتابیں!!!

مسیحیوں اور مسیحی کارندوں کیواسطے

۱-مسیح کی تعلیم-قیمت اُردو ۴ر جلد کپڑا ۸ر-
رومن اُردو ۱۲ر +
۲-حالاتِ جاپان-قیمت ۳ر-کپڑا ۸ر +
۳-شریف بیبیاں-قیمت ۳ر-کپڑا ۶ر +
۴-گنجینہ اسلام-قیمت رومن اُردو ۸ر +
۵-موازنہ مذاہب-قیمت رومن اُردو ۸ر +
۶-سیر ہند-قیمت با تصویر-عسہ ر
۷-عزت بے مثال-قیمت ۳ر-۵ر-۸ر +
۸-دولت لازوال-قیمت ۳ر-۵ر-۸ر +
۹-سمپر دائے-قیمت ۶ر-۱۰ر +
۱۰-آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں-
قیمت ۶ پائی +
۱۱-خاندانی فرائض-قیمت ۴ر-۱۲ر +
۱۲-رسالہ اظہار الحق قیمت ۱ر +
اس میں چند نامی مسلمانوں کے فتوے ہیں جس سے ثابت ہی کہ اہلِ اسلام اور اہلِ عیسائی ایک ہی کوئے سے پانی بھر سکتے ہیں +

اہل ہنود کے لئے

۱-ستیارتھ پرکاش درپن-قیمت ۸ر +
۲-اصلاح اخلاق-قیمت ۵ر +
۳-اصلاح تمدن-قیمت ۵ر +
۴-مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہی-
قیمت ۳ پائی +
۵-یسوع مسیح کون تھا-قیمت ۱ر +
۶-مسیح کی تعلیم-قیمت ۴ر-کپڑا ۸ر +
۷-رامپال سنگھ-قیمت ۲ر-۴ر +
۸-آوہ گون یا ابدی زندگی-
قیمت ۲ر
۹-چندر لیلا- +
قیمت ۲ر +
۱۰-تلاشِ حق-
قیمت ۳ر +
۱۱-رشیوں کا آبائی وطن-
قیمت ۲ر +
۱۲-سمپر دائے-
قیمت ۶ر +

پادری صاحبان نظر فرمایئے

آپ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونسی کتابیں دینا مناسب ہی؟

جواب

ہماری دانست میں ذیل کی کتابیں نہایت مفید ہونگی +

۱-اسلام میں مسیح-قیمت ½۱ر +
۲-خدائے اسلام-قیمت ۲ر +
۳-ینابیع القرآن-قیمت ۳ر +
۴-مسیح کی تعلیم-قیمت ۴ر کپڑا ۸ر +
۵-الکفارہ-قیمت ۶ پائی +
۶-دینِ اسلام-قیمت ۱ر +
۷-روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد-
قیمت فی عدد ۳ پائی +
۸-ینابیع الاسلام-قیمت ۸ر +
۹-کشف القرآن-قیمت ۶ر +
۱۰-اثمار شیریں-قیمت ۵ر +
۱۱-فوز العظیم-قیمت ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۴ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

اخبار کی بہار

وہیسٹ اکٹرز واقعہ نارفوک میں ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء کو ایک معمر عورت کا انتقال ہوا ہے جس کی عمر ۱۰۵ برس اور ۲۹۶ دنوں کی تھی +

ملک کنعان کے علاقے پٹیک ٹیکوا میں عبرانی پوسٹیج سٹانپ جاری کیا جاویگا +

آکلینڈ واقعہ کالیفورنیا میں ایک لکڑی کا شہتیر آیا ہے جس کی لمبائی ۲۰۰ فیٹ ہے اور موٹائی ۵۴ انچ اور اونچائی ۳۶ انچ ہے +

اخباری دنیا میں سب سے تھوڑی اشاعت ایک اخبار بنام Daily Record of International Opinion کی ہے جس کی صرف دو کاپی چھپتی ہیں جس میں صرف جرمنی اور دیگر ممالک کے اخبارات کا اختصار ہوتا ہے۔ اُس کی ایک کاپی شاہ جرمن کے پاس جاتی ہے اور دوسری نیشنل لائبریری میں رکھی جاتی ہے +

ملک امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں "ہک ورم" کے نام سے ایک بیماری پھیلی ہوئی ہے جس میں ۳۰۰۰۰۰۰ آدمی مبتلا ہیں +

ملک چین کے شہر کمپس واقعہ کانگو میں ایک مشنری ٹریننگ انسٹی ٹیوشن ہے جس میں مرد اور عورتیں دینی تعلیم پاکر خادم بنتے ہیں +

شکر ہے کہ ملک چین میں مسیحی مذہب کی ترقی ہو رہی ہے۔ شمالی چین میں ۴۰۱ کلیسیائیں ہیں جس میں ۱۱۳ انگریز مشنری ہیں اور ۴۰ دیسی خادم ہیں اُس میں ۳۰۴۴۴ مسیحی ہیں جنوبی مشرقی چین میں ۲۰۰۴ مسیحی ہیں وین چو میں ۲۵۶۲ مسیحی ہیں مغربی چین میں ۲۷۰۸ مسیحی ہیں +

بمبئی میں گذشتہ ۱۵ سال کے عرصہ میں رہنے سہنے کا خرچ ۵۰ فیصدی بڑھ گیا ہے ہر ایک چیز کی قیمت ڈیوڑھی ہوگئی ہے +

ریلوے بورڈ نے منظور کرلیا ہے کہ ایسٹ انڈیا ریلوے کے کمزور پلوں کی مرمت کیجائے اور تخمینہ خرچ بھی منظور کرلیا ہے +

کالاباغ سے بنوں تک ایک سلسلہ ہلکی ریلوے کا بنانا زیر تجویز ہے کوہاٹ و بنوں پیوستہ ہونگے +

پچھلے سال بنگالہ میں گورنمنٹ اور میونسپل کمیٹیوں وغیرہ کے لئے ۱۰ لاکھ روپیہ کی زمین خریدی گئی تھی +

گورنمنٹ آف انڈیا نے ہاسپٹل اسسٹنٹان کی شرح تنخواہ میں اضافہ منظور کیا بجائے ۵۵ کے ۱۰۰ تک بڑھادی +

نیویارک میں ایک عیار پکڑا گیا جس نے مصنوعی سونے کی اینٹیں فروخت کرکے ڈیڑھ کروڑ روپیہ مار لیا ہے +

میکسیکو میں معلوم ہوا کہ بردہ فروشی کی خرابی جاری ہے +

ہر سال کم و بیش ۱۵ ہزار آدمی فروخت کئے جاتے ہیں +

نیویارک میں ایک نو ایجاد بندوق کا تجربہ کیا گیا جو آسمانی جہازوں کی لڑائی میں خاص کار آمد ہوگی +

امریکن شہر سان فرانسسکو میں ایک ہندو مندر بنایا گیا۔ گرجہ مسجد اور شیوالہ کی آمیختہ وضع ہے +

بمبئی میں دو موتیں کالے بخار سے ہوگئی ہیں تشویش بڑھ رہی ہے +

نمائش الہ آباد کے لئے کانپور سے سترہ ہزار کا چندہ ہوا ہے +

۷ر فروری کو گورنمنٹ ہوس لکھنؤ میں صوبے کی کونسل کا اجلاس ہوگا +

بمبئی کے بشپ صاحب نے ایک اعلان نافذ کرکے درخواست کی ہے کہ انگلستان کے انتخاب کنندگان پر خدا کی برکت و حکمت نازل ہونے کی دعا کی جائے +

قسطنطنیہ میں عیسائیوں نے ایک قومی کانگرس بنائی ہے تاکہ روم میں اپنے حقوق حاصل کرسکیں پچھلے ہفتہ میں اسی کا اجلاس دھوم دھام سے ہوا +

ایڈیٹوریل نوٹس

اخوت انسان

نمبر ۴

چونکہ انسان کی طبیعت گناہ کے سبب سے بگڑ گئی ہے اور احکام الٰہی سے روگردانی کرتے کرتے زیادہ اندھیرے اور گمراہی اور تاریکی کے گڑھے میں گر گیا ہے اس لئے وہ نہ صرف حق اللہ ہی کے ضروری فرائض سے دور جا پڑا ہے بلکہ حق العباد کے لازمی فرائض کو بھی بھول بیٹھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ ہر روز ضروری امور میں سینکڑوں فاش غلطیاں کرتا اور اپنے خالق کی نظر سے دن بدن دور ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے انواع و اقسام کے وبال بنی انسان کے اوپر بطور گناہوں کی پاداش کے آئے دن بلائے ناگہانی کی طرح سے جھوٹتے دکھلائی دیتے ہیں اور آخر کار حشر کا خوفناک نظارہ جس میں بنی انسان کے تمام افعال و اعمال کا حساب کتاب ہوگا اور ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلہ ملیگا باقی ہے۔

اے ناظرین! ایسی مشکل اور بےکسی اور لاچاری کی حالت میں خدا نے جو رحم کا چشمہ اور محبت کا منبع ہے۔ بےکس لاچار۔ گنہگاروں کے لئے جنہوں نے اس کی شریعت کو توڑ کر اپنے آپ کو مستوجب سزا کے بنا لیا تھا۔ رحم کا دروازہ کھولدیا ہے جس میں سے داخل ہو کر گنہگار ابدی ہلاکت سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔ وہ عدل کے بڑے دروازے میں رحم کی ایک کھڑکی لگائی گئی ہے۔ اس سے داخل ہو کر بہشت میں داخل ہو سکتا ہے۔ وہ دروازہ یسوع مسیح ہے۔ جس نے خود باواز بلند فرمایا "دروازہ میں ہوں"۔

اس نے آدم کے عوض خدا کے تمام احکام پورے کر دیئے اور ساتھ ہی گناہ کی سزا بھی اپنے اوپر اٹھالی جس کی وجہ سے اب خدا کا عدل گنہگار کے بچانے پر راضی ہوا ہے اور اس لئے اب مژدہ نجات بخش تمام دنیا کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے جس سے گنہگار فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس ہی یسوع نے کل بنی آدم کو جو ابنائے جنس ہیں اخوت انسان کے حقیقی رشتہ سے از سر نو محبت اور یگانگت کی مضبوط ڈوری سے باندھ دیا ہے اور اب چاہتا ہے کہ کوئی اس سے جدا اور الگ نہ رہ جاوے۔ بلکہ سب کے سب اُس کی محبت کی کشش سے کھینچے جا کر ایک دل اور ایک جان ہو جاویں اور تب اُس حالت میں یہ اخوت انسان کی عظمت ظاہر و آشکارا ہو سکتی ہے۔

پادری ٹھاکر داس صاحب ساکن لاہور کی وفات کی نسبت ذیل کی تحریر سی۔ ایل۔ ایس سوسائٹی کی طرف سے ہم کو ملی ہے جس کو ہم یہاں درج کرتے ہیں۔ سی۔ ایل۔ ایس سوسائٹی کی جنرل کمیٹی کے ممبروں نے پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب کی موت کی خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی ہے۔ پادری صاحب مرحوم اس کمیٹی کے ممبروں میں سے ایک تھے۔ بلکہ اُن کا نام ہندوستان کی ملکی کتابوں کی اشاعت کرنے والوں کی فہرست میں مشہور تھا۔ انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں جو اردو زبان میں نہایت عمدہ مضامین پر لکھی گئی ہیں۔ اُن کی آخری تصنیف انجیل یا قرآن چھپنے کے لئے لودیانہ مشن پریس میں ہے جو سی۔ ایل۔ ایس پنجاب برانچ نے بڑی خوشی سے منظور فرمائی تھی۔ اُن کی یہ کتاب اور دوسری کتابیں جو لودیانہ اور لاہور میں چھپ چکی ہیں۔ اُن کی یادگار کو قائم رکھینگی۔ اور پاک کلام کی اس آیت کی تصدیق کریں گی کہ "اگرچہ وہ مر گیا پر تو بھی کلام کرتا ہے"۔ یہ کمیٹی مرحوم پادری صاحب کی بیوی اور بچوں کے ساتھ پورے طور سے ہمدرد ہے اور اُن کی وفات پر اظہار افسوس کرکے خدا سے دعا کرتی ہے کہ وہ اپنی روح القدس کے وسیلے سے اُن کو اُن کے غم و رنج کے اس موقعہ پر اپنے الٰہی فضل سے اُس تسلی اور تشفی سے بھر دے جو وہ صرف اپنے لوگوں کو عنایت کرتا ہے کہ وہ اُس کی برکتوں اور نعمتوں سے معمور ہو کر پادری صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلیں کیونکہ وہ آگے چلے گئے ہیں اور اب ہم کو دیکھ رہے ہیں کہ ہم اُن کے نقش پا پر چلکر اُس ابدی آرام میں داخل ہوویں جو خدا نے اپنے لوگوں کے لئے تیار کیا ہے"۔

"خیال ہر کسے بقدر ہمت اوست" کی کہاوت بھی بالکل ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ زلزلے کا سبب عنقریب ہر ملک میں کچھ نہ کچھ مانا جاتا ہے۔ اور اس کی نسبت مختلف روایات مشہور ہیں۔ یونان کے عالم اکثر یہ خیال کرتے تھے کہ زمین کے نیچے مردے آپس میں لڑتے ہیں۔ اس وجہ سے زلزلہ آتا ہے۔ ہندوؤں کا ایک فرقہ یہ مانتا ہے کہ دشنوجی مہاراج اپنے وراہا کے اوتار میں دنیا کے بوجھ کو ایک دانت پر سہارے ہوئے ہیں اور جب وہ ایک دانت سے دوسرے پر بدلتے ہیں تو فوراً زمین میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور مسلمانوں کی عام روایت یہ ہے کہ زمین ایک گائے کے سینگ پر ٹھہری ہوئی ہے جب گائے تھک کر اپنا سینگ بدلتی ہے تو زلزلہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ یہ مذکورہ بالا تمام خیالات صرف وہم سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے

ہمعصر پرکاش مطبوعہ ۱ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء میں "سورج بادلوں سے نکل آیا" کے عنوان کے متعلق ذیل کے فقرے تحریر کرتا ہے "چونکہ آریہ سماج عیسائیت کی مخالفت کرتا ہے اور عیسیٰ کی شخصیت کو وہ تقدیس نہیں دیتا جو عیسائی صاحبان دیتے ہیں لہٰذا آریہ سماج گردن زدنی ہے"۔ ہم ہمعصر سے پوچھتے ہیں کہ ایسا کون کہتا ہے؟ آیا عیسائی کہتے ہیں یا گورنمنٹ کہتی ہے؟ اگر عیسائی کہتے ہیں تو اس کا کیا ثبوت ہے اور وہ تحریر یا تقریر کہاں ہے؟ اگر گورنمنٹ کی ہے



لاہور میں کرسمس کا ہفتہ قومی ہفتہ ہو گیا تھا مختلف اقوام کے جلسے ان دنوں میں ہوئے جس سے شہر لاہور میں غیر معمولی رونق تھی۔ ذیل کے جلسے اور مجمعے فراہم ہوئے۔

۱۔ نمائش صنعت و زراعت۔ ۲۔ انڈین نیشنل کانگرس ۳۔ انڈسٹریل کانفرنس۔ ۴۔ ٹمپرنس کانفرنس۔ ۵۔ انڈین سوشل کانفرنس۔ ۶۔ مہلا پریشد یعنے عورتوں کا جلسہ۔ ۷۔ کھتری کانفرنس۔ ۸۔ پراشک راجپوت سبھا کا سالانہ اجلاس۔ ۹۔ جین کانفرنس۔ ۱۰۔ برہمن کانفرنس

اس کی نسبت ہمعصر پرمہر پرچارک لکھتا ہے کہ لکھوکھہا لوگ ہندوستان کے ہر حصہ سے مختلف قومی اغراض کو مد نظر رکھکر لاہور میں تشریف لائے۔ لاہور میں جس قدر سعل چول اس موقعہ پر دیکھی گئی پیشتر دیکھنے میں نہیں آئی۔ جدہر جاؤ ہجوم نظر آتا تھا۔ پارسی۔ مرہٹے بنگالی۔ مدراسی۔ ہندوستانی۔ پنجابی۔ غرض ہر قسم کے لوگ اپنی اپنی جداگانہ پوشاک میں شہر لاہور کی رونق بڑہاتے تھے۔

ایسی کانفرنسوں اور جلسوں کو دیکھکر ایک خیال تو مضبوط ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں بیداری شروع ہو گئی ہے جبکہ مردے سمجھے گئے۔ وجود میں جنبش شروع ہو جاوے تو انکے زندہ ہونیکی امید ثابت ہو جاتی ہے۔ یہ ہماری ملک کیلئے ایک نیک فال ہے اور اگر صحیح رُخ کیساتھ اسی طرح ہر ایک اچھی اور عمدہ اور مفید عام تجاویز سوچی اور اختیار کی جاویں تو ملک کی بہت کچھ بہتری ہو سکتی ہے اور ممکن ہے کہ کبھی نہ کبھی غلطیں اور بھولیں نکلتے نکلتے یہانتک نوبت آجاوے کہ اتفاق اور یگانگت کی ڈوری سے باندھے جاکر سب ایک قوم بنجاویں اور ملک کو اصلی ترقی کا معیار حاصل ہوجاوے مگر ہماری رائے میں اصلی اور حقیقی ترقی ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی جبتک کہ سچے مذہب کی طرف لوگ رجوع نہ ہوں۔ کیونکہ جس طرح انسان بغیر روٹی کھائے گذارہ نہیں کر سکتا اگرچہ وہ طبیعت کو خوش کرنے کے لئے دیگر اچھی اشیا کا کتنا ہی استعمال کیوں نہ کرے ایسا ہی سچے مذہب کے اختیار کرنے کے بغیر ملک و قوم کی ترقی نہیں ہو سکتی۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:۔ خود حفاظتی کے لئے ہتھیار اُٹھانے کی قرآن کریم نے ایک اور دلیل دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے ولا یزالون یقاتلونکم حتی یردوکم عن دینکم ان استطاعوا (سورۃ بقر رکوع ۲۷)

ترجمہ:۔ اور نہیں ٹلیں گے جو لڑتے جاویں گے تم سے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے سے اگر کر سکیں۔

اقول:۔ مخالفت بڑہانے کی وجہ تو ایسی ہی تعلیم ہے جو جوش سے بھری ہے اور محبت اور نرمی کا بالکل نام تک بیچ میں آنے نہیں دیتی۔ اسی پر تو ہمارا اعتراض ہے اس میں ہی اسلام کا غلبہ تھا۔ جبر تھا۔ سختی تھی۔ پر فروغ ضرور تھا۔

قولہ:۔ اگر مدینہ کے مسلمان ہمیشہ اپنی حفاظت نہ کرتے تو اسلام کے دشمن اسلام کو عرب کی سرزمین سے مٹا دیتے۔ اور صرف چند ہی حملے مدینے میں مسلمانوں کی تباہی کا موجب ہو سکتے۔

اقول:۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اہل اسلام نے ہر معاملے میں شروع ہی سے بڑی دانش مندی اور حکمت سے کام کیا۔ کیونکہ عرب کی خونخوار اقوام کا قابو کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ بڑی محنت اور کوشش اور حکمت کا کام تھا اور حکومت کے معاملات ایسے ہی مشکلات سے بھرے ہوتے ہیں۔ مگر مذہبی معاملہ دیگر ہے۔ حکومت اور مذہب الگ الگ باتیں ہیں مگر اسلام میں یہ دونوں باتیں ہم پلہ ساتھ ساتھ بلکہ مذہب حکومت کے پیچھے پیچھے رکھا گیا اور جہاد وغیرہ کے حکم سے حکومت کو ترقی دی گئی۔

قولہ:۔ مگر چونکہ مسلمانوں نے چستی سے کام لیا اسواسطے ایسا نہ ہونے پایا

اقول ہم نے اوپر بیان کردیا ہے کہ فرقہ اسلامیہ نے اگرچہ وہ ابتدائی حالت میں تھا پر بڑی دانش مندی سے کام کیا۔ اب چستی کا اقرار ایڈیٹر صاحب خود کرتے ہیں۔ اگر مسلمان قریشیوں سے چستی اور جبر میں زیادہ نہ ہوتے تو اُن پر غالب ہرگز نہ آسکتے۔

قولہ:۔ ان واقعات کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے سامنے ایک بڑا اہم کام تھا جس کی تکمیل کے لئے آپ کو بڑی جدوجہد کرنی پڑی

اقول۔ اس میں کیا شک ہے حکومت کا چلانا کوئی آسان بات تو نہیں ہے۔ عنان حکومت پکڑنا اور تفکرات سے بری ہونا! اُن کے ذمہ تو دو کام تھے۔ حکومت بھی اور دین کی پیشوائی کا کام بھی اور ہر دو کو چلانا ایک بڑا بھاری اور اہم کام تھا۔

قولہ:۔ اُن کی مدینہ کی زندگی ایک مسلسل جنگ کا زمانہ تھا۔

اقول۔ ایڈیٹر صاحب اب تو اپنی قلم سے خود لکھتے ہیں کہ محمد صاحب کی مدینے کی زندگی ایک مسلسل جنگ کا تھا تو پھر ہم جب ایسا لکھتے ہیں تو وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسا نہ کہو۔ یہ ٹھیک نہیں انہوں نے جنگ نہیں کیا! اگر جنگ نہیں کیا تو مسلسل جنگ کی زندگی کیونکر تھی

مراسلات

ارکان ستہ

قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْہِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔ یعنے تو کہہ دے کہ تم اس کے ساتھ ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔ مگر جن لوگوں کو اس سے پیشتر علم دیا گیا ہے جب بیان پڑھا جاوے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گرتے ہیں بنی اسرائیل آیت ۱۰۷ لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْہُمْ۔ نساء آیت ۱۶۲۔ اور انہیں علما کو خدا سے ڈرنے والے علما کہا گیا ہے لکھا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ خدا کے بندوں میں سے خدا سے ڈرنے والے علما ہی تو ہیں۔ فاظرین نے کہا کہ قرآن عربی کے مصنف نے بت پرستان عرب کے الٰہی کے تصور اور توحید کو بائبل کی تعلیم کے مقابل رکھکر درجۂ اعتبار و یقین سے گرا دیا ہے اور صرف بائبل ہی سند میں پیش نہیں کی گئی۔ بلکہ وحدت الٰہی پر اہل بائبل یا اہل العلم کی شہادت کو سند رکھا ہے۔ اور وہ خدا ترس عالمان بائبل جو راسخ العلم مشہور تھے وحدت الٰہی پر گواہ رکھے گئے ہیں۔ اور مصنف قرآن نے بت پرستان عرب کے الٰہی تصور کو متن قرآن عربی میں وجوہات بالا کی بنا پر بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالا۔ اور وحدت الٰہی کا وہ تصور و اعتقاد جو بائبل کا موضوع اور اصول تھا۔ اور جسے علمائے بائبل مانتے تھے۔ عربوں کا خدا ہونے کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے اور اس سے یہ نتیجہ خود بخود پیدا ہو گیا کہ قرآن عربی وحدت الٰہی کے عقیدے کا موجد نہیں ہے۔ پر وہ اسی وحدت الٰہی کی تائید و تصدیق کی بحث کا ڈنکا بجاتا ہے۔ جس وحدت الٰہی کی تعلیم و تلقین بائبل میں آئی ہے۔

جو کچھ میں نے حاضرین سے کہا ہے مجھے اس کی سچائی میں ایک رتی برابر شبہ نہیں ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ اہل القرآن میں جو سنجیدہ اور حق پسند علما ہیں۔ وہ کسی طرح سے میرے بیان کی تکذیب کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے ہیں۔ مگر میں اُن کی بابت کچھ کہہ نہیں سکتا جن کو قرآن عربی کے عرفان کی نعمت نصیب نہیں ہوئی ہے۔ بس غرض اس بیان کی یہ ہے کہ حقیقت زیر فکر میں قرآن عربی کسی طرح سے الزام کے لائق نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایسی تعلیم ہے کہ جو محمدی قوم میں سچی خدمت کرنے والے واعظین کے لئے ازحد مفید ہے۔ اور توحید الٰہی کے مباحثوں میں قطعی فیصلے کا حکم رکھتی ہے۔

دوئم۔ قرآن کے متشابہات کا تصور الٰہی

ہم نے تصور اول میں بت پرستان عرب کے اللہ کی الوہیت کی صفائی کرتے ہوئے مصنف قرآن کو دیکھا۔ اور سمجھا کہ مصنف قرآن کے دعوے کے دلایل کی صداقت صرف بائبل اور بائبل کے معتقد علما کی شہادت تھی اور یہی وہ ہتھیار تھے جن کے استعمال سے بت پرستان عرب کے عقاید کے تمام قلعے مسمار کئے گئے تھے۔ اب تصور دوم پر غور کرو جو موحدین عرب مانتے تھے۔ مگر وہ غیر اہل الکتاب تھے۔

متشابہات قرآن سے مراد وہ شبہات ہیں۔ جو اُس قرآن کی تعلیم پر پیدا کئے گئے ہیں۔ جس سے قرآن محکم اور استوار کہتے ہیں۔ اور قرآن محکم سے مراد وہ قرآن عربی کی تعلیمات کا مجموعہ ہے۔ جن کا مقصد بائبل اور اُس کی تعلیمات کی تائید و تصدیق کرنا تھا اور متشابہات محکمات کا عین برعکس سمجھو۔ پس اس وقت میں جس تصور کا بیان کرتا ہوں وہ تصور الٰہی متشابہات کے مسلمات میں سے ہے اور افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ تمام اہل القرآن اسی تصور الٰہی کے معتقد ہوتے چلے آئے ہیں اُس کا بیان یوں آیا ہے۔

باقی آئندہ

ویدک شائستگی

۲۴۔ کثرت الازدواج

جس زمانے کو علما حقیقتاً ویدک زمانہ کہتے ہیں یعنے وہ زمانہ جب ہمارے اجداد پنجاب میں آ بسے اور اُنہوں نے رگوید کے قدیم منتر رچے۔ اس زمانے میں کثیر الازدواجی ان کے درمیان مروج تھی۔ رگوید کا دسواں منڈل جو نہایت نیا منڈل ہے۔ اُس کے بھی نہایت نئے منتروں میں اس بد دستور کا اشارا پایا جاتا ہے غالباً یہ منتر کا بیا جگ کی تصنیف ہیں جب ہندو آریہ آریہ قوموں کی طرح ایک سے زیادہ بیوی کرنے لگے۔

رگوید ۱۰: ۱۰۱: ۱۱ میں دو جوروں کا ذکر ہے ۱۰: ۱۴۵ سکتہ میں ایک عورت اپنی سوت کو دکھ دینے کے لئے کسی پودے کو اکھاڑ کر ٹونا ٹوٹکا کرتی ہے۔ اور یوں کہتی ہے:۔

"یہ جڑی قوت والی بیل ہے یہ ایک پودہ ہے۔ اسے میں کھود کر نکالتی ہوں۔ اس سے سوت کو دکھ دیا جاتا ہے۔ اس سے خصم کا پیار حاصل کیا جا سکتا ہے

اَے پودے تیرے پتے اوپر کی طرف رخ کئے ہوئے ہیں خصم کی ولاری بننے کا تو وسیلہ ہے۔ دیوتاؤں نے تجھے پیدا کیا۔ تیرا تیج بڑا تیز ہے۔ تو میری سوت کو دفع کر دے۔ جس سے میرا خصم میرے ہی بس میں رہے تو ایسا کر

اے پودے تو پردہان ہے۔ کاشکہ میں بھی پردہان ہوؤں۔ پردہان کے اوپر پردہان ہوؤں کاش کہ میری سوت نیچے کی نیچی ہو کر رہے"۔

اس سوت کا نام تک میں زبان پر نہیں لاتی ہوں

سوت سب کی نفرتی ہے۔ وہ دور سے بھی بہت دور میں سوت کو بھیجتی ہوں۔

"اے پودے تجھ میں خوب طاقت ہے۔ مجھ میں بھی خوب طاقت ہے۔ آہم دونوں طاقت ور ہو کے سوت کو بیتاب کریں۔

اے خصم (میں نے) اس طاقت والے پودے کو تیرے سرہانے رکھا۔ اس طاقت والے تکئے کو تیرے سر کے نیچے رکھنے کو دیا۔ جس طرح گائے بچھڑے کی طرف دوڑتی ہے جس طرح پانی نیچے کی طرف دوڑتا ہے اسی طرح تیرا دل میری طرف دوڑے"۔

ان منتروں کو پڑھتے وقت صاف وہ زمانہ نظر آتا ہے جب اتھروید کے ٹونا ٹوٹکے کے منتر رچے گئے۔

رگوید ۱۰: ۱۵۹ اسوکت میں بھی سوتوں پر لعنت اور اپنی سرفرازی ظاہر کی گئی ہے جس کے اقتباس کی ضرورت نہیں۔

۲۵۔ ستی اور رگ وید

لفظ ستی کے معنے پاک دامن۔ لیکن اس پاک دامنی کی شہادت کے لئے مُردہ پتی کے ساتھ آپ بھی پھونک ہونا عام خیال میں ستی ہونا تھا۔ اب سرکاری قانون سے ستیوں کا پھونکا جانا موقوف ہو گیا۔ سو ان دنوں میں اس مضمون کو چھیڑنا بے فائدہ ہے تاہم جس حال مدت تک یہ رسم ہندوستان میں مروج رہی اور ہزار ہا اور لاکھوں عورتیں پھونک دی گئیں تو تواریخ کے پڑھنے والے کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا ویدک زمانے میں بھی عورتیں ستی ہوا کرتی تھیں؟ اگر ستی کے معنے محض پاک دامن ہوں تو بے شک اس زمانے میں عورتیں پاک دامن ہوتی تھیں۔ لیکن جہانتک تحقیقات کی گئی رگوید کے منتروں سے مطلق ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کہ پاک دامن عورتیں مردہ پتی کیساتھ پھونکی جاتی تھیں

رگوید ۱۰: ۱۸: ۷ میں یوں لکھا ہے "یہ عورتیں بیوہ پن کا دکھ معلوم کئے بغیر ولخواہ شوہر حاصل کر کے انجن اور گھی کے ساتھ گھر میں داخل ہوویں۔ یہ بیوائیں بغیر آنسو بہائے بغیر غمگین ہوئے عمدہ عمدہ زیور پہنے ہوئے پہلے گھر میں آجاویں"۔

"پہلے" کے لئے اصل میں لفظ اگرے (

استعمال ہوا ہے پنڈتوں نے اس اگرے لفظ کو اگنے (Agne) لفظ میں بدل ڈال رگوید سے ستیوں پھونکا جانا ثابت کرنے کی کوشش کی۔ آگنے کے معنے آگ میں یعنے آگ میں یہ بیوائیں بغیر آنسو بہائے بغیر غمگین ہوئے عمدہ عمدہ زیور پہنے ہوئے آگ میں آجاویں۔

اس رچہ اور اس مضمون پر ہم نے دو عمدہ ورس ایچ ایچ ولسن صاحب کے Essays on the re-ligion of the Hindus. Vol. II میں پڑھیں۔ شائقین اُن کا ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اقتباس شدہ رچہ کا ترجمہ جو ہم نے پیش کیا سو صاحب موصوف اور آر۔ سی دت اور میکسمولر اور سائنا چاریہ کے مطابق ہے اس رچہ کے ہر لفظ پر لفظی بحث کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ میکسمولر صاحب پنڈتوں کی کارروائی کی بابت جو لفظ کے جعل کرنے میں کی گئی یوں فرماتے ہیں۔

"This is perhaps the most flagrant instance of what can be done by an unscrupulous priesthood. Here have thousands & thousands of lives been sacrificed, & a fanatical rebellion been threatened on the authority of a passage which was mangled, mistranslated & misapplied."

Selected Essays (1881) Vol II. P. 335.

انڈین کرسچن ایسوسی ایشن آلہ آباد

کے ایک جلسہ کی مختصر کیفیت۔

۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو بوقت ۶ بجے شام کرو شن سکول میں الہ آباد لوکل لیگ کا ایک غیر معمولی جلسہ فراہم ہوا۔ انعقاد جلسہ کا یہ منشا تھا کہ گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جائے کہ اس نے ازراہ مہربانی پراونشل انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کی درخواست کو منظور فرما کر راجہ شیام سنگھ صاحب بہادر آف تاجپور (ضلع بجنور) کو ہندوستانی مسیحی جماعت کی طرف سے پراونشل لیجسلیٹو کونسل میں قائمقام نامزد فرمایا ہے۔ اس موقعہ خاص پر بیرونجات سے بھی چند نامی مسیحی تشریف فرما تھے۔ اور شرکائے جلسہ کی تعداد معمول سے کچھ زیادہ تھی۔ بکثرت رائے سے مسٹر اسی فلپ جلسہ کے پریسیڈنٹ چنے گئے جو پراونشل ایسوسی ایشن کے بھی پریسیڈنٹ ہیں۔ پادری جے سے جے کوکس صاحب ڈی۔ ڈی کی دعا سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

سب سے پہلے جناب پریسیڈنٹ صاحب نے انعقاد جلسہ کی غرض بیان کی اور فرمایا کہ بلحاظ قوم ہمیں اس مبارک تقریب پر بے حد خوش ہونا چاہئے کہ ہماری طرف سے بھی ایک قائم مقام کونسل میں لیا گیا ہے۔ صوبہ مدراس کے سوا آج تک کسی اور صوبہ کو یہ عزت عطا نہیں ہوئی تھی۔ شکر کی بات ہے کہ ہمارا وجود بھی گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا ہے۔

بعد ازاں مسٹر اے سی مکرجی بی اے میونسپل سکرٹری بنارس نے ایک عالمانہ اور پرجوش تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری ایسوسی ایشن ایک عرصہ سے قائم ہے۔ مگر جو کامیابی اسے اب نصیب ہوئی ہے وہ پیشتر نہیں ہوئی تھی۔ ہمیں خوشی منانا چاہئے کہ ہماری قوم بھی گورنمنٹ کی نگہ میں قوم مان لی گئی ہے۔ عرصہ ہوا جب گورنمنٹ سے اسی مضمون کی درخواست کی گئی تھی تو نواب لفٹنٹ گورنر

صاحب بہادر نے جواب دیا تھا کہ ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے کسی قایم مقام کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ایسوسی ایشن اس سے بیدل نہیں ہوگئی۔ دوبارہ درخواست کی گئی۔ اس دفعہ بھی کچھ کامیابی نہیں ہوئی۔ بلکہ ہماری اشک شوئی کے لئے یہ کہا گیا کہ ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے ایک یوروشین کو قایم مقام نامزد کیا جائے گا۔ صرف کہا ہی نہیں گیا بلکہ ایک شخص کو نامزد بھی کر دیا گیا مگر افسوس اس سے ہماری ضرورت رفع نہیں ہوئی۔ بھلا جو شخص ہندوستانی مسیحیوں سے ملنا بھی اپنی کسر شان سمجھتا ہو۔ اُس کی ذات سے ہماری قوم کو کیا فیض پہونچ سکتا تھا۔ لہذا ایسوسی ایشن موقعہ کی تاک میں لگی رہی۔ اور اب جبکہ نئی ریفارم سکیم شائع ہوئی تو گورنمنٹ سے پھر درخواست کی گئی کہ ہمارے قومی حقوق کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ بلکہ ہماری جماعت کی طرف سے بھی پراونشل ایسی لیجسلیٹو کونسل میں ایک قایم مقام لیا جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ ہماری درخواست کو گورنمنٹ نے منظور کیا اور ہماری ایسوسی ایشن کی پیش کردہ فہرست میں سے راجہ شیام سنگھ صاحب بہادر کو ہمارا قائم مقام نامزد فرمایا ہے لہذا میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کی اس عنایت و مہربانی کا دلی شکریہ ادا کیا جائے۔" رائے بہادر مسٹر دت ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل لکھنؤ نے مسٹر گرجی کی اس تجویز کی تائید کی اور رزولیوشن پاس ہوا۔

اس کے بعد مسٹر این جارڈن ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر مشن سکول مرادآباد و ایڈیٹر اخبار انڈین کرسچن مسنجر نے تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت عمدگی کے ساتھ راجہ شیام سنگھ صاحب کی مسیحی طبیعت کا بیان کیا اور فرمایا کہ ہماری ہندوستانی مسیحی جماعت کو خوش ہونا چاہئے کہ ایک قابل شخص اُن کی طرف سے قایم مقام نامزد ہوا ہے۔ راجہ شیام سنگھ صاحب ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص ہونے کے علاوہ نہایت محنتی ہیں۔ انہیں ہندوستانی مسیحی جماعت سے خاص انس ہے۔ اور قومی معاملات میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ آپ نے بدست بشپ پارکر صاحب مرحوم بپتسمہ لیا تھا اور اگرچہ اب بوجوہات چند سے وہ رومی کلیسیا میں شریک ہو گئے ہیں تاہم وہ مسیحی جماعت سے علیحدہ نہیں ہیں۔ انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کسی خاص فرقہ کی جماعت نہیں ہے بلکہ وہ ہندوستانی مسیحیوں کی جماعت ہے اور اس لحاظ سے ہمیں اس تقرر پر خوش ہونا چاہئے اور میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ جناب راجہ شیام سنگھ صاحب بہادر کی خدمت میں بھی مبارکباد کا ایک خط ارسال کیا جائے۔ مسٹر ایچ ڈیوڈ۔ بی اے سب جج آگرہ و جنرل سکریٹری پراونشل انڈین کرسچن ایسوسی ایشن نے مسٹر جارڈن کی تجویز پر تائید کی اور رزولیوشن پاس ہوا۔

مسٹر ڈیوڈ نے جو مختصر تقریر فرمائی اس میں آپ نے اس کوشش کا بھی اعادہ فرمایا کہ جس کی وجہ سے ایسوسی ایشن کو یہ کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ گورنمنٹ کی خدمت میں یہ درخواست بہت دیر میں ارسال کی گئی تھی یعنی اُس وقت جبکہ مقررہ تعداد نامزد ہو چکی تھی اور کونسل کا پہلا جلسہ بھی فراہم ہو چکا تھا تاہم چونکہ ایمان کے ساتھ مانگا گیا تھا ہمیں مل گیا۔ ہم اپنی اس کامیابی پر جس قدر فخر کریں بجا ہے۔ راجہ صاحب نہایت معقول شخص ہیں۔ اور چونکہ ایک مرتبہ وہ دو سال تک کونسل کے سرکاری ممبر رہ چکے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ تجربہ کار ہیں اور قانونی گتھیوں کو سلجھانے کی اُنہیں استعداد و صلاحیت موجود ہے۔ میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ مبارکباد دینے کے علاوہ ان پر یہ امر بھی ظاہر کیا جائے کہ وہ ہماری ایسوسی ایشن کی کوشش ہی سے ہندوستانی مسیحی جماعت کے وکیل مقرر ہوئے ہیں۔ لہذا ہم اُمید قوی رکھتے ہیں کہ آپ ہماری ضروریات اور حقوق کو حتی الامکان نظر انداز نہ ہونے دینگے۔"

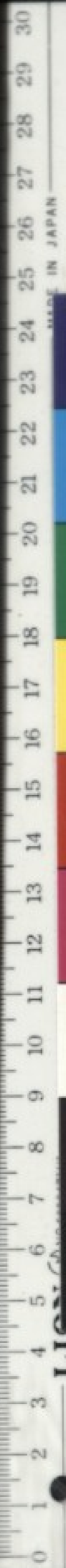
آخر میں مسٹر ریمبو ایس ایم اے پروفیسر الہ آباد کرسچن کالج و سکریٹری لوکل لیگ نے جناب پریسیڈنٹ صاحب و دیگر اصحاب سپر بجات کا شکریہ ادا کیا اور پریسیڈنٹ صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی بعدہٗ کپتن ایس نہال سنگھ صاحب بی۔ اے کے کلمات برکات سے جلسہ برخاست ہوا۔

پی۔ ایل۔ شاکر۔ اسسٹنٹ سکرٹری
لوکل لیگ (الہ آباد)

انتقال پُرملال

چمن خار خار ہے دنیا – برگ نو صد بہار ہے دنیا
زندگی نام رکھدیا کس نے – موت کا انتظار ہے دنیا

میں اپنے ناظرین باتمکین کو ایک افسوسناک واقعہ کی خبر دیتا ہوں کہ ۲۴ جنوری ماہ حال کو مجھے ایک خط سیالکوٹ سے موصول ہوا جس میں پادری یم جان پاسٹر پریسبٹیرین چرچ جہلم کے ۷ جنوری کو ابدی آرام میں داخل ہو جانے کی خبر بڑے رنج و غم میں لپٹے ہوئے الفاظ کے ساتھ ماتمی لباس کی صورت میں خط کے ایک گوشہ پر سیاہ پردہ ڈالے ہوئے تھی۔ جس کے پڑھتے ہی دل سے ایک آہ نکلی اور آہ اٹھنے کے ساتھ ہی دنیا کی ناپائیداری کا نقشہ آنکھوں کے سامنے جم گیا اور یہ زندگی جس کے ہندصوں میں باندھے جاکر رات دن اس کی ہوا و ہوس میں پڑکر دنیا کے فکر و دھندوں میں ڈوبے رہتے ہیں اس کے ایک دن اس مہمان سرائے سے بوریا بندھنا باندھ مسافران آسمانی وطن کے ساتھ چلتے بننے کا خیال آناً فاناً دل کے اندر سما گیا۔ اور جوانی کی رتیلی دیوار جس کو انسان پکی دیوار سمجھ کر اس پر ایسا نازاں ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی طرف سے آنکھیں بند کرکے مستی کے عالم میں اپنے خالق کی یاد اور آسمانی وطن کے کوچ کی تیاری کا خیال دل سے بھلا دیتا ہے کہ جلدی گر جانے پر حسرت کے آنسو بہانا پڑا۔





چند دن گزرے جبکہ میں اپنے اس نوجوان دوست کی تیمارداری کے لئے سیالکوٹ گیا۔ بہ سبب جلدی واپس آنے کے مشکل سے کوئی دو گھنٹہ یا اس سے کم اُن کے پاس ٹھہر سکا۔ میں نے اُس موقعہ پر جبکہ ہر طرف سے اُن کے بچنے کی نسبت یاس کی خبر سنتا تھا۔ ان صاحب کو جو کہ اپنی اُٹھتی جوانی میں اُٹھائے گئے ہیں ایمان میں مضبوط اور روح میں زورآور پایا۔ میں تو اُن کی موت کے موقعہ پر حاضر نہ تھا۔ اس لئے اُن کے کوچ کے وقت کی دلی تسلی و حالت کی بابت کچھ نہیں لکھ سکتا۔ پر اُن کی گذشتہ زندگی پر نظر ڈالتے ہوئے اتنا کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنی باطنی انسانیت میں درحقیقت زورآور تھے۔

اے موت تو نے ہمارے اس نوجوان بھائی کو جس پر ہم بڑی بڑی اُمیدیں لگائے ہوئے تھے اور امید رکھتے تھے کہ کسی نہ کسی دن کو یہ ہونہار نوجوان ہماری کلیسیا کے لئے باعث فخر اور خدا کے تاکستان میں ایک لائق اور کارآمد کارندہ ہوگا آ دبوچا۔

میرے قدموں سے جن کو زینت تھی۔
مار ڈالا انہیں زبردستی نے
جو بنے شیفتہ ناز مرا
پل میں جھاڑے ہے تو اُس کی ہستی

بیشک ہر کوئی اس مسافرخانہ میں وارد ہوا ہے۔ ضرور ایک نہ ایک دن رخت مسافری باندھ کر نقل مکانی کریگا پر تو بھی مرگ جوانان کا بے وقت ہونا فی زمانہ بڑی حسرت و افسوس کے ساتھ دیکھا گیا ہے اور خاصکر ایسے نوجوانوں کا جن پر سوسائٹی کی آنکھ لگی ہو اور جن کے وجود کا ہونا کلیسیا کے لئے باعث فخر ہو بے موقعہ کوچ کر جانا دلوں کو توڑتا ہے۔ جبکہ جوانوں کی موت عوام پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی تو اُن کے عزیز و خویش و اقربا کا کیا حال ہوگا جن کا عزیز عالم شباب میں اُن کے پاس سے اُٹھا لیا گیا۔ ہمارے اس عزیز نوجوان دوست کی جدائی سے دوستوں۔ عزیز۔ خویش و اقربا کے دلوں پر غم کا بڑا بھاری بوجھ آن پڑا ہے۔ لیکن خدا سے جو اطمینان کا چشمہ ہے۔ میری دلی دعا یہی ہے کہ وہ اُن کے پسماندگان کو تسلی و صبر جمیل عطا کرے۔

ناظرین نور افشاں سے بھی ملتمس ہوں کہ وہ ہمارے اس نوجوان بھائی کی نیک مزاج بیوی اور دو چھوٹی بیٹیوں کو جو سایہ پدرانہ سے محروم ہو گئی ہیں۔ اور ان کے دیگر عزیزوں کو دعا کے ہاتھوں پر اُٹھا دیں۔ تاکہ وہ خدا سے جو غمزدوں کو تسلی و صبر بخشتا ہے۔ تسلی پاویں۔

ایک نوجوان خادم از سرگودھا

مشن ہسپتال جنڈیالہ

ضلع امرت سر

یوں تو ہمارے مخالف جس قدر چاہیں ہماری مخالفت میں اخباریں سیاہ کیا کریں۔ لیکن سچائی اور محبت اپنا کام کئے جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہو کہ گرچہ ہماری اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے گاہ بگاہ انجیل کی ترقی میں روک ہوتی ہے۔ مگر خدا کا جلال اور المسیح کی عظمت ہر طرح اس ملک میں ظاہر ہو رہی ہے۔ مسیحی ہمدردی کے کاموں میں سے مشن کے ہسپتال ایک ایسی حقانی محبت کے حق گواہ ہیں جس کی مثال غیر مذاہب میں ناممکن ہے۔ ہندوستانؔ جیسا مسیحیت کا مخالف اخبار بھی اس سچی کام اور مسیحیوں کی سچی خود انکاری اور حقیقی قربانی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکا وہ ترنتارن کے لیپر اسائلم کے مسیحی محبت کے کام کی تعریف کرکے آریوں کو دکھاتا ہے کہ یہی محبت ہے۔ حق تو یہ ہے کہ نہ صرف عام بلکہ خاص بھی مشن کے ہسپتالوں کی خدمت زیادہ پسند کرتے اور وہاں سے دوائی لینا علاج کروانا زیادہ خوشی سے منظور کرتے ہیں۔ کیونکہ وہاں بلاغرض خدمت ہوتی ہے۔ اور یہی سچی محبت ہے۔ جو بلا غرض ہو

امرت سر کے ضلع میں بھی ایک مشن کے پانچ ہسپتال ہیں جن کو پادری [illegible] ڈاکٹر کلارک صاحب نے قائم کیا تھا۔ جو اچھی طرح محبت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اُن میں سے ایک جنڈیالہ (گرو کا) میں ہے۔ جنڈیالہ میں عموماً جینی لوگ بستے ہیں۔ جو سخت پرہیزگار ہوتے ہیں۔ مگر مسیحی مشن کی اس محبت کی خدمت نے اُنکو بھی اپنا گرویدہ کر لیا ہے۔ بڑی خوشی سے لوگ یہاں سے علاج کراتے ہیں۔ خصوصاً ان دنوں تو اس ہسپتال کی رونق اور قدر بڑھ گئی ہے۔ اس کا سبب اس کی علت صرف وہ بھی بے ریا مسیحی محبت کی خدمت ہے جو یہاں کے فقیر طبیعت۔ مسیحی مزاج ہاسپٹل اسسٹنٹ ڈاکٹر پیٹر صاحب کرتے ہیں۔ وہ عجیب طبیعت کے آدمی مرد دعا ہیں۔ لوگ اُن کے ایسے گرویدہ اور معتقد ہیں کہ اُن کے یقین میں گویا اُن کی دعا ہی سے شفا ملتی ہے۔ اُن کی حقیقی مسیحی طبیعت کی وجہ سے سب لوگ اُن کو سائیں جی یا گرو بابا یا فقیر صاحب بلاتے ہیں۔ باوجودیکہ اُن پر اُن کی اہلیہ اور والد کے فوت ہونے کے سخت صدمات گذرے۔ تاہم وہ صابر اور خدا کی رحمتوں کے شکرگزار ہیں۔ اور ہر دم یسوع کی یاد میں بھی ان کے ورد زبان ہے۔ اے باپ تیری مرضی ہو۔ اسی میں حقیقی تسلی بھی ہے۔ خدا اُن کے کام پر اور برکت بخشے کہ المسیح کا جلال ہو

راقم بی۔ واعظ از جنڈیالہ۔

ضرورت

ایک شادی شدہ مسیحی نوجوان جو ۹ سال تک اُستادی کا کام کرتا رہا ہے کسی اسکول میں ملازمت چاہتا ہے۔ جس صاحب کو اس کی خدمت کی ضرورت ہو تو وہ صاحب منیجر نور افشاں سے اس کی بابت خط و کتابت کرے اور نیز اُسکی بیوی جو مڈل تک تعلیمیافتہ ہے اور اڑھائی سال تک ہیڈمسٹرس رہ چکی ہے۔ کام کی تلاش میں ہے۔

حضرت محمدؐ کی زندگی کے حالات

(ایک فرنچ مورخ کی قلم سے)

ڈاکٹر ریبولی بان اپنی کتاب سولزیشن آف دی عربس میں لکھتا ہے:-

"حضرت علی جناب رسالت مآب کے اول پیرو آپ کے حلیہ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت کا قدم مبارک میانہ تھا سر مبارک بڑا اور ریش مبارک گھنی جسم کی کاٹھی سے قوت اور توانائی نمودار تھی۔ چہرہ مبارک بھرا ہوا۔ اور ارغوانی رنگ تھا پیشانی اور ریش مبارک کے چند سفید بالوں سے بمشکل آپ کے سن مبارک کا اندازہ ہو سکتا تھا۔ آپ کی خصائص روحانی نے تو آپ کو تمام عالم پر فوقیت دی ہے۔ کثرت عبادت نے آپ کو فضول کلام سے متنفر کر دیا تھا۔ آپ اکثر اوقات خاموش رہتے تھے۔ چہرہ مبارک سے اعلیٰ درجہ کی نیکی نمودار تھی اور مزاج میں بے حد خلق اور انصاف تھا۔ اجنبی و دوست قوی و ضعیف ہر ایک پر آپ کی نظر برابر تھی۔ مساکین کیساتھ آپ کو خاص محبت تھی اور جس طرح سے آپ کو ان کے افلاس کی وجہ سے ذلیل نہیں سمجھتے اسی طرح امرا کی قدر ان کے مال کی وجہ سے نہیں کرتے۔ آپ کو اپنے اصحاب اور ملاقاتیوں کی اس قدر خاطر منظور تھی کہ اصحاب کو آپ کبھی سخت جواب نہ دیتے تھے اور جو کوئی ملاقات کو آتا اس کی بات بے انتہا صبر و تحمل کے ساتھ سنتے اور جب تک وہ نہ اٹھتا خود کبھی نہ اٹھتے اسی طرح جب حضرت سے کوئی مصافحہ کرتا تو آپ کبھی اپنا ہاتھ پہلے نہ کھینچتے۔ جب کوئی آپ سے کسی معاملہ میں گفتگو کرتا۔ تب بھی آپ کی یہی عادت تھی کہ خود پہلے علیحدہ نہ ہوتے۔ آپ اکثر اصحاب کی ملاقات کو تشریف لے جاتے اور ان کی احوال پرسی فرماتے آپ اپنی بکریوں کا دودھ خود دوہتے زمین پر بیٹھتے اور اپنے کپڑے اور نعلین اپنے دست مبارک سے سیتے اور پھر پہن لیتے۔ آپ ہمیشہ مساکین اپنے پاس جمع کرتے اور یہ لوگ اہل الصفا کے نام سے مشہور تھے۔ یہ وہ بیچارے بے خان و مان عرب تھے جن کا نہ گھر تھا۔ نہ ٹھکانا۔ یہ راتوں کو مسجد نبوی میں سو رہتے اور دن کو بھی وہیں اٹھتے بیٹھتے۔ چونکہ مسجد کا چھپر ان کا اوڑھنا بچھونا تھا اس لئے انہیں اہل الصفا کہتے تھے۔ جس وقت حضرت کھانا کھاتے تو ان میں سے ایک دو کو اپنے ساتھ کھلاتے اور باقی کو اپنے صحابہ پر تقسیم فرما دیتے۔ تاکہ انہیں وہاں آذوقہ مل جائے۔"

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں:- کہ حضرت نے اس جہان فانی سے بلا اس کے رحلت فرمائی کہ آپ نے ایک مرتبہ بھی نان جویں پیٹ بھر کر کھائی ہو اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ ان ازدواج کے گھروں میں جہاں آپ باری باری تشریف رکھتے تھے۔ دو مہینے تک چولھا نہیں جلا ہے۔ یعنے آپ کی خوراک محض خرما اور پانی رہی ہے بعض اوقات تو آپ کو بھوک کی ایسی شدت سہنی پڑی ہے کہ آپ نے پیٹ پر پتھر رکھکر اس زور سے کمر کس لی ہے۔"

اس بیان میں جو اوپر کیا گیا ہے۔ دوسرے مورخین عرب کی روایات سے اس قدر اور بڑھانا چاہئے۔ کہ حضرت کو اپنے نفس پر بے انتہا حکومت تھی اور آپ نہایت غور پسند کم سخن اور اپنے ارادہ میں نہایت مضبوط تھے آپ کا سادہ پن تعجب انگیز تھا۔ اس کے ساتھ ہی آپ اپنے جسم مبارک کو نہایت پاک و صاف رکھتے تھے۔ تمام عمر اور اس وقت میں بھی جب کہ آپ صاحب مال و متاع ہوئے تھے۔ حضرت نے کبھی اپنا ذاتی کام کسی دوسرے سے نہیں لیا۔

حضرت میں محنت مشقت اٹھانے کی بے انتہا صلاحیت تھی۔ اور جس درجہ آپ مستعد تھے۔ اسی قدر صابر و شاکر بھی تھے۔ آپ کے ایک غلام کا جو اٹھارہ سال تک آپ کے پاس رہا تھا قول ہے کہ اس مدت دراز میں اس پر ایک مرتبہ بھی خفگی نہیں کی۔ جنگ میں آپ نہایت جری تھے۔ آپ کبھی خطرے سے نہ بھاگتے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بے سبب اپنے کو خطرے میں نہ ڈالتے۔ آپ میں اس درجہ دور اندیشی تھی کہ وہ بے انداز مشہور اور جسارت جو قوم عرب میں پائی جاتی ہے آپ میں نہ تھی۔

کہتے ہیں کہ آپ امّی تھے اور قرین قیاس بھی ہے کیونکہ اگر آپ عالم ہوتے تو شاید قرآن میں مضامین کا سلسلہ کسی قدر بہتر ہوتا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی نہایت قرین قیاس ہے کہ اگر آپ ایک شخص فاضل ہوتے تو نئے مذہب کی اشاعت نہ کر سکتے۔ کیونکہ ان پڑھ ہی کچھ ان پڑھوں کی ضرورتوں کو زیادہ جانتے ہیں اور انہیں راہ پر لا سکتے ہیں۔

امّی ہوں یا نہ ہوں مگر حضرت میں اعلیٰ درجہ کی عقلمندی تھی جو ہمیں حضرت سلیمان کی اس فہم و ادراک کو یاد دلاتی ہے جس کا ذکر کتب یہود میں ہے۔ روایت ہے کہ جس وقت آپ نہایت کم سن تھے۔ اتفاقاً آپ کو مکہ کے چند معزز خاندانوں نے ایک خاص نزاع باہمی میں ثالث مقرر کیا۔ اس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر دوسری ہو رہی تھی امر نزاعی یہ تھا کہ اس مشہور پتھر کو جسے فرشتہ حضرت ابراہیم کے لئے آسمان سے لایا تھا کون اپنی جگہ پر نصب کرنے کی عزت حاصل کرے۔ قریب تھا کہ نزاع باہمی میں ہتھیار کی نوبت آئے کہ اتنے میں حضرت نے دونوں فریقوں کے سامنے اپنی چادر زمین پر بچھا دی۔ حجر اسود کو بیچ میں رکھکر فریقین کے شیوخ سے درخواست کی کہ چادر کے کونے پکڑ کر پتھر کو اس کے مقام خاص سے بلند کریں جس وقت پتھر طاقچہ تک پہونچ گیا تو آپ نے اپنے دست مبارک سے اس مقام پر نصب کر دیا اور یہ نزاع عظیم اس طرح ختم ہو گیا۔ (باقی آئندہ)

ملک کنعان کی سیر

ملک کنعان کی زیارت

بیروت

۱۹۰۰ء نومبر کا مہینہ۔ سردی کے ایام۔ سمندر طوفانی ہائفہ سے جب ہمارا جہاز روانہ ہوا ہے تو سمندر کی لہروں کی وجہ سے ایک دم ہمارا جہاز چین سے نہیں چل سکا۔ لہریں ایسی بلند اُٹھتی تھیں کہ جہاز کو چھپا لیتی تھیں۔ ہائفہ سے بیروت جو ایک مشہور بندرگاہ ہے ۸۴ میل کا فاصلہ ۴ گھنٹہ میں طے ہوا سمندر کی لہروں سے بندر بیروت کو محفوظ رکھنے کے واسطے ایک دیوار بنائی ہوئی ہے۔ چونکہ میں اکیلا اور بالکل اجنبی تھا جہاز سے اُترتے ہی میں نے مزدور کو اپنا بیگ دیا اور اُسے کہا کہ مجھے کسی پادری صاحب کے گھر لے چل وہ مجھ کو بمشکل ایک امریکن مشن سکول میں لے آیا وہاں کے بزرگوں سے میں نے اپنا حال بیان کیا۔ اُنہوں نے اس مزدور سے کہا کہ اس مسافر کو وکٹوریا ہوٹل میں لے جا سو میں وکٹوریا ہوٹل میں آیا اور یہاں ایک کمرہ لیا۔ اور روٹی بازار سے کھائی۔ کیونکہ ہوٹل کی روٹی بہت مہنگی تھی۔ بیروت دیکھنے میں عمدہ شہر۔ بارونق اور بندرگاہ کی وجہ سے ہر قسم کے آدمی کی یہاں آمدورفت ہے۔ عمارتیں بھی اچھی خاصی ہیں۔ مگر سڑکیں خام شہر میلا۔ جا بجا کوڑے کرکٹ کے ڈھیر۔ ممالک یورپ کی صفائی۔ اور اس شہر کی گندگی دیکھکر مجھے عجیب فرق معلوم ہوا۔ ایک امریکن سیاح جو کنعان کی سیر کو آیا اور جہاز میں میرے ساتھ تھا۔ وہ بھی اس ہوٹل میں آگیا مجھے اس سے ملنے سے ایک قسم کی ڈہارس ہوئی۔ اکیلے اور اجنبی پن کا خیال کسی قدر دور ہوا۔

باقی آئندہ

لطف سخن

پروانہ اور میں

آہ شمع بزم پہ تو جل جل کے مرنے والے
ہستی کو روشنی پہ قربان کرنے والے

راہ وفا میں جی سے اپنے گزرنے والے
اُلفت کا صدق دل سے آہ بھرنے والے

تو خوگر الم ہے۔ میں مبتلائے زحمت
دونو کو کب میسر عالم میں عیش و راحت

ننھی سی جان پر ہیں تیرے ہزار صدمے
سہتا ہے شب کو ہو کر تو بیقرار صدمے۔

یہ بےکسی اور تس پہ ہیں بار بار صدمے
دونو اُٹھا رہے ہیں سیل و نہار صدمے

تجھ کو ہے سوز شمع مجھ کو ہے سوز جگری
دونو بنے ہوئے ہیں بیشک چراغ سحری

جلنا تجھے میسر مجھ کو قلق ملا ہے۔
دونو کا درد ہمدم بس اک سے اک سوا ہے۔

سرگرم نوحہ میں ہوں تو خوگر بکا ہے۔
کون ہم سے دل جلوں کا یاں سوز آشنا ہے

افسوس ہائے ہستی اور تس پہ یہ الم ہیں۔
دکھلائیں کس کو حالت کون آشنائے غم ہیں

عاجز تو شمع سے ہے میں درد دل سے عاری
سوز نہاں سے یکسر دونو پہ غم ہے طاری۔

مرحوم زندگی کا نقشہ یہی ہے ہماری
شعلۂ نفس سے دونو جلتے ہیں باری باری

اُف رے تپ نہانی قصہ ترا عجب ہے
پھونکا جسم کو دم میں تیزی تری غضب ہے

گنگا ہوں میں الم کا تصویر ہے تو غم کی۔
ارماں مجھے وطن کا حسرت تجھے بزم کی

مہمان آرزو ہے سینہ میں کوئی دم کی
ہے زندگی ہماری منزل رہ عدم کی

آ خاک کر دے ہم کو تو اے شرار ہستی
ہو دامن گر میں کب تک غبار ہستی

وا حسرتا نکلتی دل سے نہیں ہے حسرت
اس کو شمع کی چاہت مجھ کو وطن کی اُلفت

مل کر رہینگے دونو بس چاک اتو کسوت
تجھ کو قسم ہے مت جل آ ہماری دہشت

جل ورنہ شمع! قصہ پروانے کا ختم ہو
چل اے نسیم وطنی تائب کا دم میں دم ہو

جارج طلشن تائب لودیانوی۔ حال مقیم بٹالہ

غزل

بڑی ہے اس قدر شان مسیحا — خدا خود ہے ثنا خوان مسیحا
ملائک کرتے ہیں تعریف اُسکی — ہیں دل سے زیر فرمان مسیحا
چھٹے ہم کیوں نہ زندان الم سے — پکڑا ہم نے دامان مسیحا
ابھی مردہ دلوں کو جان ہو حاصل — پئے گر آب حیوان مسیحا۔
حقیقت میں خدا کو بھول بیٹھا — نہیں ہے جس میں ایمان مسیحا
بچایا عاصیوں کو جان دیکر — ہوا ہم پہ یہ احسان مسیحا۔
وہی اول وہی آخر ہو سب کے — یہ ہے آغاز و پایان مسیحا
چہ نسبت خاک را با عالم پاک — کہاں انساں کہاں شان مسیحا۔

بدن میں جان ہے جب تک اُنہی
رہے شاکر ثنا خوان مسیحا

پیارے لال شاکر

انتخاب الاخبارات

خفیہ بردہ فروشی

افغانستان وغیرہ باہر کے ممالک میں تو علانیہ بردہ فروشی کے کاروبار جاری ہیں - مگر ہمارے یہاں انڈیا میں ایسا کرنا قانوناً ممنوع ہو چکا ہے - تاہم بہت سے بے غیرت اور بے ایمان لوگ بنی آدم کو حیوانات کی طرح بیچنے پر آمادہ پائے جاتے ہیں - اس قسم کے کئی ایک مقدمات ہر روز پولیس چالان کرتی ہے - بازاری گنڈے کئی ایک لڑکیاں اودھر اودھر سے لیکر سستے اور مہنگے داموں پر بازاری عورات کی شاگردی میں بیچتے ہیں - اور کئی ایک نابکار صرف چوری کے ذریعہ سے بچے چرا کر دور سے قریب یا بعید کے علاقوں میں جا کر بیچتے اور جو رشتہ داریوں کے پہلو میں خفیہ بردہ فروشیں ہوتی ہیں - اُن کا تو ٹھکانا ہی نہیں ہے - ہائے افسوس آدم زاد مرغی کے انڈوں کی طرح بازاروں اور گلیوں میں فروخت کئے جاتے ہیں اور فروخت کرنے والے دل میں رحم کو ذرا دخل نہ دے کر زر کی خاطر انسانوں کو برباد کرواتے ہیں - ہمارے ملک میں اندر ہی اندر یہ سوداگری ابھی تک برابر جاری ہے - اگر پولیس ذرا زیادہ غور سے کام کرے تو ہزاروں ایسے مقدمات ظاہر ہو جاتے ہیں - (زندہ دل)

اخبار نویسی وقید

یہ ہمیشہ بڑا آزاد اور امن و آرام کا ہے اور اس کے اغراض بھی اعلیٰ ہیں (۱) اصلاح و فلاح قوم و ملک (۲) علم ادب کو پھیلانا (۳) اپنے تجارتی کاروبار (۴) رعایا و گورنمنٹ کے درمیان سچا دلیل بنکر کچھ مفید کام کرنا مگر آجکل اکثر اخبار نویس اس کے برخلاف عمل کر کے اپنے آرام میں خلل اندازی اور قید کو پسند کرتے ہیں وہ صرف اپنی تجارت کو چمکانے کے لئے ایسے کام کرتے ہیں (۱) عوام الناس میں قومی تفرقے بڑھانا اور اتفاق و اتحاد سے بالکل بعیدہ جانا - (۲) گندے الفاظ اور ہجو اور گندہ لٹریچر شائع کرنا جس سے نہ رعایا کو نہ گورنمنٹ کو فائدہ مل سکے (۳) داؤ فریب اور پیچ سے جھوٹے موٹے اشتہار ادویہ وغیرہ کے بکثرت رائج کرنا (۴) اپنے لئے ایسے اسباب بہم پہونچانا جس سے اوّل تو قید ورنہ جرمانہ کی سزائیں حاصل ہوں - دوسرے قسم کے اخبار نویس یوروپ و امریکہ میں تو بہت کم نظر آتے ہیں - مگر ایشیا و افریقہ میں ان کی کمی نہیں - اور کوئی ہی ایسا اخبار نویس ہوگا جس نے نمبر چہارم کی آخری ڈگری گورنمنٹ سے نہ پائی ہو جس ملک میں اخبار نویسوں کی یہ عزت ہو - اُن کی تعلیمی لیاقت گو کتنی بھاری ہو - ہمارے نزدیک وہ جہلا و نادانوں سے کم نہیں ہوتے - امید ہے کہ اخبار نویس اصلی مطالب شائع کرنے میں تو کوشش کیا کریں گے - مگر ایسی باتیں جن سے ازالہ حیثیت کے مقدمات اور سیڈیشن کیس پیدا ہو جاویں - اُس سے پرہیز کیا کرینگے - کیونکہ اپنی عزت تو اپنے ہاتھوں میں ہوتی ہے اور قید کا فخر کچھ عزت و حرمت کے قابل نہیں ہوا کرتا (سراج الاخبار)

آئینہ جہاں نما

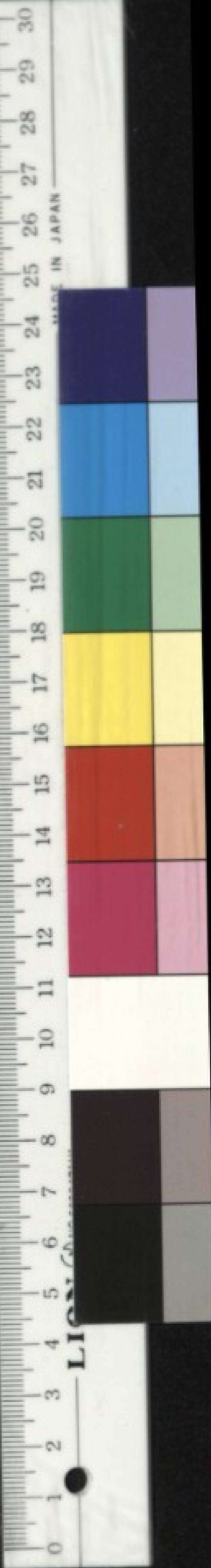
ایک امریکن موجد نے ایک آئینہ ایجاد کیا ہے - جو اس کے بلند مکان پر نصب ہے - بجلی کی شعاع اس آئینہ پر ہر وقت پڑتی ہے جس کی وجہ سے شہر کے آنے جانیوالوں کا عکس آئینہ پر پڑتا ہے اور موجد اس کمرے میں بیٹھے سیر کا لطف حاصل کرتا ہے - جب کسی خاص مکان یا شخص کو دیکھنا یا تصویر لینا چاہتا ہے تو بجلی کو ایک جگہ جمع کر دینے سے آسانی سے فوٹو تیار ہو جاتا ہے - موجد نے یکم ستمبر کو امریکن روسا اور بڑے بڑے لوگوں کو اپنے مکان میں مدعو کر کے آئینہ جہاں نما کا لطف دکھایا اتفاقاً اس جلسہ میں ایک صاحب شریک تھے جن کی بی بی موقعہ پاکر اپنے دوست سے تنہائی میں ہمکلام تھیں یہ دیکھکر ان کو سخت ناگوار ہوا اور مکان واپس آنے پر بی بی سے قطع تعلق کیا - پریسیڈنٹ امریکہ اس مکان میں تشریف لائے اور آئینہ کا تماشا دیکھا - ایک ہزار پونڈ کے نوٹ جیب خاص سے مرحمت کئے - اس شخص کا نام انجمن ترقی سائینس میں درج کیا گیا ہے اور ایک سو پچاس پونڈ ماہوار تنخواہ مقرر ہوئی ہے اس شخص کا دعویٰ ہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں ایک سو میل مربع رقبے کا عکس اس آئینہ پر پڑتا رہے - اُمید ہے میں دس پندرہ سال میں کامیابی حاصل کر سکونگا - انگلستان و جرمن و فرانس کے مشہور سائینس دان آجکل اس مکان پر ٹھہرے ہوئے ہیں - اس آئینہ کا تماشا دیکھ رہے ہیں اور موجد صاحب سینکڑوں روپیہ ہر روز کماتے ہیں - (مشرق)

دنیا میں سب سے عمدہ یاقوت

شاہ ایران کے خزانہ میں سب سے عمدہ جواہرات ہیں اس کے پاس ایک تلوار ہے جس کے دستہ اور میان پر سب سے بڑے اور نہایت عمدہ ہیرے جڑے ہوئے ہیں جن کی قیمت ۳ لاکھ پاؤنڈ ہیں - تاج شاہی میں ایک یاقوت ہے جو دنیا بھر میں سب سے عمدہ خیال کیا جاتا ہے اور اسکی قیمت ڈیڑھ لاکھ پونڈ بتائی جاتی ہے - شاہ کے پاس ایک پیٹی ہے جس میں بہت سے ہیرے - لعل - زمرد وغیرہ جڑے ہوئے ہیں - اس قسم کی ایک پلیٹ بھی ہے - مزید براں ایک کرہ ارض ہے - جس میں زمین کی جگہ موتی جڑے ہیں - دریا ہیروں کے بنے ہوئے ہیں - اور جھیلیں پکھراج کی اور پہاڑ طلا کے

پنجاب گورنمنٹ کے صنعتی وظائف

پنجاب گورنمنٹ [illegible] ہیں



یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستانیوں کو جو سرکاری وظایف انگلستان میں یا دیگر مغربی ممالک میں جا کر صنعت و حرفت کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے۔ اُن میں سے ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۱۹۱۰ء کے لئے صنعت آئینہ سازی اور مٹی کے برتنوں کے لئے وظائف دینے منظور کئے ہیں جن ہندوستانی نوجوانوں کو یہ وظائف دیئے جائیں گے وہ وسط ماہ اگست ۱۹۱۰ء میں ہندوستان سے اُس ملک کی طرف روانہ ہو جائینگے۔ جہاں ان کو تعلیم دیجائے گی (پیسہ اخبار ہفتہ وار)

ایک اُڑنیوالا غائیت درجہ کا زہریلا سانپ

قدرت نے صفحہ ہستی پر عجیب عجیب قسم کی چیزیں پیدا کرکھی ہیں جن کے بعض اوقات مشاہدہ سے انسان حواس باختہ ہو کر عجیب ہی حالت میں مستغرق ہو جاتا ہے آج ہم ایک چشم دید واقعہ لکھتے ہیں۔ تھوڑے ہی دن ہوئے کہ ہمیں مع ایک آدمی کے تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ایک جگہ گیا۔ پھالیہ سے کچھ فاصلہ پر ایک جگہ جہاں جنگل اور جھاڑیاں وغیرہ تھیں۔ ہم راستہ پر جا رہے تھے کہ ہم نے تھوڑے فاصلہ پر آگے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا سانپ ہے ہم راستہ چھوڑ وہ جگہ نکل کر پھر راستہ پر ہو گئے۔ میں گھوڑی پر تھا اور میرا ہمراہی پیدل تھا۔ پیچھے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سانپ ایک بالشت ہو گا کودتا ہوا پیچھے آ رہا ہے۔ میں نے ہمراہی کو بہت کہا کہ گھوڑی پر سوار ہو جاؤ نکل چلیں۔ اس نے ہرگز نہ مانا۔ میں آگے نکل گیا ہمراہی گو ایک نوجوان اور تیز دوڑنے والا تھا تاہم بے چارہ انسان تھا تھوڑی دور جا کر تھک گیا اور مجھے کہنے لگا کہ یہ سانپ مجھے نہیں چھوڑیگا۔ سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو گیا اس کے ہاتھ میں بعینہ تلوار کی مانند ایک چھڑی تھی جب وہ ادھر چھڑی لے کر کھڑا ہو گیا ادھر سے سانپ اُڑا جونہی کہ وہ زمین سے اُٹھا۔ اُس نے زور سے دبار والی چھڑی پھینکی جس نے سانپ کو دو ٹکڑے کر دیا۔ ہم وہاں پہونچے۔ سر والا حصّہ تو کسی جانب جا چکا تھا۔ دوسرا حصّہ پڑا ہوا پایا۔ یہ زہریلا اس قدر تھا کہ ہم کتنی دیر تک دیکھتے رہے کہ وہ چھڑی تھوڑی تھوڑی روئی کی طرح ہو کر اوپر دو رنگ اُڑتی ہوئی نظر آتی رہی حتی کہ تمام اُڑ گئی اور خدا معلوم کدھر گئی۔ ہم شام تک جہاں پہونچنا تھا پہونچ گئے۔ ہمارا ہمراہی دو دن تک بخار سے بے ہوش پڑا رہا۔ تیسرے دن آرام ہونے پر ہم واپس آئے۔ ہماری زندگی میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اُڑنیوالا ایسا زہریلا سانپ ہم نے دیکھا۔ چھڑی کا کیا حال ہوا۔ اور آدمی نے چھڑی بھی ہاتھ سے پھینک دی تاہم دو دن بخار سے بیہوش رہا۔ ہمیں ایک آدمی نے کہا کہ اگر چھڑی اس آدمی کے ہاتھ میں رہتی تو اس وقت اس کی روح ہمیشہ کے لئے جسم سے پرواز کر جاتی۔ اس وقت جو کچھ حالت مجھ پر تھی اس کا اندازہ ہمارا ہی دل لگا سکتا ہے حالانکہ اس وقت بھی بدن اور دل کانپ اُٹھتا ہے خداوند کریم ایسی آفات سے پناہ ہی میں رکھے۔ (سراج الاخبار)

تعلیم وجہالت

کہا جاتا ہے کہ اب ہمارے انڈیا میں تعلیم و روشنی کا زمانہ ہے لیکن یہ بکل جھگڑوں اور ڈکیتیوں کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ جہالت کا دور بہ نسبت تعلیم کے زیادہ ہے اور جو لوگ کچھ شُد بُود پڑھ بھی گئے ہیں اُن میں بھی مادہ وحشت وجاہلیت زیادہ ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ پھر آئے دن یہ ڈکیتیاں وغیرہ کیوں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ انڈیا کی آبادی قریباً چوبیس کروڑ آدمیوں کی ہے اس میں جاہل زیادہ ہیں۔ کیونکہ تعلیم نے آجتک اتنا اثر نہیں کیا کہ دو کروڑ یا چار کروڑ آدمی بھی خواندہ پائے جائیں چند لاکھ آدمی لکھے پڑھے ہیں۔ جو آٹے میں نمک کی نسبت سے بھی نہیں ہیں اسواسطے مناسب ہے کہ اوّل تو ۲۴ کروڑ آدمیوں کو علم کے نور سے منور کیا جاوے۔ پھر ڈکیتیاں اور یہ تباہیاں خود بخود کم ہو جاویں گی۔ لیکن ان باتوں کی درستی کے لئے بڑی مدت درکار ہے اور شائستہ اہل ملک صرف اپنی بہتری کو جد وجہد کر رہے ہیں۔ وہ عناصر جو سلطنت کے بازو ہو سکتے ہیں۔ ابھی تک ویسے ہی جاہل اور کندہ ناتراش پڑے ہیں جس کی کمی سے امن وراحت کا زمانہ جیسا کہ چاہئے ابھی تک ہم کو نصیب نہیں ہوا ہمارے ملک میں اول تو اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہے پھر اس کے بعد تجارت و حرفت کی جس کی طرف کوئی بھولے سے بھی خیال نہیں کرتا اے وائے بر حال ما۔ (ہ)

شاہ ایران کے جواہرات

شاہ ایران کے پاس جو جواہرات ہیں۔ اُن کی قیمت کا تخمینہ ۱ کروڑ پونڈ دریا سکہ ہندوستانی ۲۲۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ کیا جاتا ہے۔ شاہ نے اُن کی حفاظت کے لئے ایک عجیب ترکیب رکھی ہے اپنے محل کے اندر زمین میں بڑی گہرائی پر ایک تہ خانہ بنوایا ہے جس میں بجلی کی کل لگی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص تہ خانہ کے پاس جائے تو ایک گھنٹی اس گارد میں بجنے لگتی ہے جو جواہرات کی حفاظت کے لئے مقرر ہے۔ اور ساتھ اس میں سے بجلی سے اُڑ جانے والی چیزیں خارج ہونے لگتی ہیں۔ جو ڈاکوؤں کی ایک جماعت کو ہلاک کر سکتی ہیں۔ (پیسہ اخبار)

پرکاش لاہوریوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایک ماہ میں ایک دن تیاگ کا دن مقرر کریں۔ اور اس دن تمام آریہ پرش اور استریاں صرف ایک وقت بھوجن کریں اور دوسرے وقت کا بھوجن پٹیالہ اُوڈیفنس فنڈ کی نظر کریں۔

گلدستہ اخبار

شروع اپریل تا ۱۲ دسمبر ہندی مالیا فیون ۵ کروڑ ۹۲ لاکھ تھا تخمینہ سے ۴۰ لاکھ کی بیشی ہے۔

شروع اپریل تا ۳۱ دسمبر ۱۹۰۹ء ہندوستان میں قریب سوا تین کروڑ من نمک استعمال کیا گیا ہے۔

کالاباغ سے بنوں تک ایک سلسلہ ملکی ریلوے کا بنانا زیر تجویز ہے۔ کوہاٹ دبنوں پیوستہ ہونگے

ٹاٹا کمپنی کلکتہ کے خزانچی بابو گیندر ناتھ لاہا کو بجرم خیانت مجرمانہ تین سال قید سخت ہوئی ہے۔

بمبئی میں گجرات بینک کے ملازم مہادیو میر جی کو ۱۸ ماہ قید سخت ہوئی۔ ۰۰۰ ۵ کے نوٹ ہضم کر گیا تھا۔

آگرہ میں ٹکنیکل کالج قائم کرینگے۔ جس کے لئے مسٹر ایڈورڈ جان صاحب نے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

دہلی کے اخبار آکاش نے علاوہ معافی کے ضمانت نیک چلنی بھی دی ہے۔ اس کے بعد رہائی حاصل کی (عام) **باغیانہ** جلسوں اور جرائم انارکسٹ کے انسداد کے مسودات قانون سے صرف برہما اور سرحدی صوبہ مستثنی رہیں گے

صوبجات ہند کے تمام زراعتی کالجوں کا نصاب یکساں کرینگے۔ زراعتی امتحانوں ڈگریاں ڈپلومے بھی دیئے جاینگے۔

صدر بازار آگرہ کے متمول لالہ میکھا رام کے گھر پر چور پڑے۔ مار کوٹ کر عظیم مقدارے گئے ہیں۔

برہامپور میں ایک متمول زمیندار قتل کیا گیا۔ بروہ کنڈی مہنت اس کے شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔

بمبئی میں کوشش سیٹھ جعفر یوسف صاحب ایک نیا بینک سرمایہ ایک کروڑ سے قائم کرینگے۔ بنام کریڈٹ بینک

۳ **ضرورت** ۳

ایک معزز لیڈی جس نے بہت سالوں تک ہندوستان میں بطور زنانہ مشنری کے خدمت کی تھی۔ اور اب انگلینڈ میں ہے تھوڑی سی تنخواہ اور خوراک پر پھر اس ملک میں آکر خدمت اٹھانا چاہتی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ خواہ انگریزی میں یا دیسی زبان میں کام ہو وہ بخوبی انجام دیسکتی ہے۔ وہ ہندی اور انگریزی بھی جانتی ہے جس کسی کو ان کی خدمت درکار ہو اور ان کی نسبت کچھ دریافت کرنا چاہیں۔ وہ مس فیلین ۵ کٹرا روڈ الہ آباد کو لکھیں۔

---

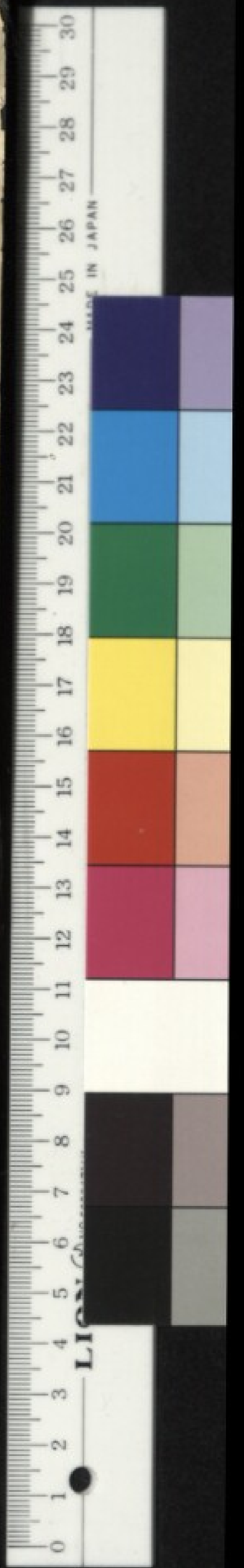
۲ **ضرورت** ۴

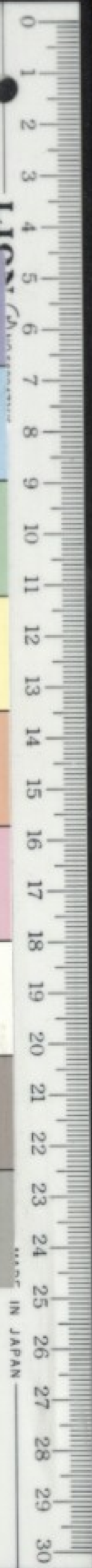
تین ایسی عورتوں کی جو ہندی۔ اردو۔ حساب جغرافیہ وغیرہ اپر پرائمری جماعتوں تک پڑہا سکتی ہوں۔ اور سلائی اور اون کا کام بھی سکھلا سکتی ہوں ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت عہ للعہ للعہ روپیہ تک دیجاویگی ہندی جاننا ضروری ہے۔ درخواست معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتھر پادری احمد شاہ۔ ایس پی جی۔ ہمیر پور۔ ممالک متحدہ

رسید زر

پادری آر۔ الیف۔ جونس ۱۹۱۰ء ۸ر سپرنٹنڈنٹ گوسمرمن ہسپتال ۱۹۱۰ء ۸ر مسٹر ایس ڈیوڈ ۱۹۱۰ء ۸ر مشن ریڈنگ روم (سرگ) ۱۹۱۰ء ۸ر مسٹر ای میکملن ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری اے ایچ ایونگ ۱۹۱۰ء ۸ر پادری ایم۔ ای وگرم ۱۹۱۰ء ۸ر لالہ درگا داس ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ہیڈماسٹر مشن سکول (رج) ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ماسٹر روکویل الیس ۱۹۱۰ء ۸ر۔ بابو ہلاسی رام ۱۹۱۰ء ۸ر سردار انم سنگھ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر جے دانیل ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری ایل۔ سی۔ ہیرفیوی ۱۹۱۰ء ۸ر گرلس بورڈنگ سکول (رس) ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر ٹوی۔ این بی۔ وفا ۱۹۱۰ء ۸ر پادری پی ایم زنکر ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر جی ڈبلیو میکلین ۱۹۱۰ء ۸ر۔ بائبل ٹیچرس مشن سکول (رسنگ) ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری جے ٹی شہباز ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء صہ۔ مسٹر جے آر کر ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری آر۔ ڈی پرسیمین ۱۹۱۰ء ۸ر مسٹر ایم۔ ایم پال ۱۹۱۰ء ۸ر۔ بیرنگ ہائی سکول ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر تدبیر اللہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پرنسپل بشپ پارکر ۱۹۱۰ء ۸ر پادری اے پی گیلسپی ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری قطب الدین ۱۹۱۰ء ۸ر۔ سیکریٹری چرچ مشنری سوسائٹی ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مس آر۔ جانسن ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مشن سکول ۱۰ کاپی ۱۹۱۰ء عہ ۳۰۔ مسٹر بی۔ ایچ بیکھو دس (۱۲ما) ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر جے الکزنڈر ۱۹۱۰ء ۸ر پادری ای۔ ای کیمبل ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر ٹی بینجمن ۱۹۱۰ء ۸ر پادری ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر لینکاسٹر ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر جے ہری رام ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر جے جیمین ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر برخوردار خاں ۲ کاپی ۱۹۱۰ء للعہ۔ ڈاکٹر راما بیبی ۱۹۱۰ء عہ۔ ڈاکٹر آئی یوناصر۔ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر جے ولسن ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری ای گریوز ۱۹۱۰ء ۸ر۔ تھیالوجیکل سیمنری (دبی) ۲ کاپی ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء للعہ ڈاکٹر جیمس شفرڈ ۲ کاپی ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء صہ مسز آر سمائیلی ۱۹۱۰ء ۸ر سوپرنٹنڈنٹ مشن ریڈنگ روم (رسو) ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری اے۔ اے بلیر ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسز جوفن ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری جے ڈبلیو ٹیگسن ۱۹۱۰ء ۸ر مس ایل ڈبلیو۔ جاس ۱۹۱۰ء ۸ر





پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۲۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے +

رپورٹ نئے پراسپکٹس اردو و انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان پنجاب " ۱۲

غیر ملک سے " ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عجر	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	ہہ
پورا صفحہ	ہہ	محہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت بھی جائیگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں انکو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیاجاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بھیجنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جائیگا +

جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں اُنپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا		عسعہ
رومن اردو معہ راگ		ہے
رومن اردو کاغذ کی جلد		۸
شبد و غزلیں	فارسی اردو ..	۹ پائی
ایضاً	گورمکھی	۶ پائی
ایضاً	ہندی	۶ پائی

سی۔بی۔ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ۔ ۳ یا زدہ للعہ، کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرد کونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ما صہ تک کرد کونول لعہ،

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جوکہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار و کھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں از حد فائدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپنے انگریزی مکسچرس اور پیٹنٹ ادویہ اسکاٹ املشن۔ پٹرولیم املشن۔ ٹیول گریالٹ سرپ۔ ماریول پلز نگ لائیٹڈس پلز وغیرہ۔ اور یونانی ادویہ۔ عرق شیر۔ قرص کافور۔ طباشیر اور کشتہ ابرق و ہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کرکے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوکھ لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہوجاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایکروپیہ بارہ آنے (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار

ہیلتھ رسٹیورر پوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو از حد فائدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہئے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی۔ جلودھر۔ باؤگولہ۔ بدہضمی۔ پیٹ میں ہوا کا بھرنا کھٹی ڈکار۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و کمر و شکم درد سر پرانہ۔ درد جوڑ ہر قسم۔ پرانے دست و پیچش۔ ہیضہ وغیرہ ۲ اونس کی شیشی قیمت ایکروپیہ چار آنہ

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پرتاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ از حد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۶۰ گولیونکی دو روپیہ (عا)

دوائی ابواسیر۔ یہ دوا ابواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے ہ

ملنے کا پتہ۔ این متھالیس (فرلیشن) ایڈیٹر یونانی۔ میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ ڈھلکا۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ اسلئے کم کہی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ ۲ روپے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلو والیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور +

ان سے بڑھ کر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے

۱۔ پروفیسر میاں سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص جس کی آنکھ میں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرا کے مایوس ہو چکا تھا برائے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلی قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجد یجئے۔ راقم مہاراجہ فتح جیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹکوہی گورکھپور +

۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربے میں کوئی آجتک سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے میں بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے دام پر یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور +

۳۔ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپنے میرے پاس بھیجا تھا۔ اسکو میں نے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھندے کے لئے نہایت ہی مفید ہے اسوقت میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا انکی نسبت بعد کو لکھونگا۔ راقم ڈاکٹر چھیمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و اڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ +

۴۔ جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ راقم۔ مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست بھگوان اودھ +

۵۔ جناب من تسلیم چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے۔ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرمائیں۔ راقم ڈاکٹر دولی چند

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مہتمم نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا)